دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور واقعی وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ملک وملت کی اصلاح و فلاح کے لیے صحیح علمار کا وجود ضروری ہے، تو اُن کا فرض ہے کہ وہ علمار کی اس کارِ خیر میں بیش از بیش امداد کریں اگر بنارس کی ہندو یونیورسٹی گیارہ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرسکتی ہے، اور تین لاکھ کے علاوہ جو اُسے گورنمنٹ سے بطور امداد ملتا ہے، آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی فراہمی اس کیلئے خود ہندو قوم کرسکتی ہے تو کیا مسلمانوں کی ایک دینی مرکزی درسگاہ کے لیے مسلمان ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا بھی بندوبست نہیں کرسکتے۔

مرکزی سیرت کمیٹی پٹی

قاضی عبدالمجید صاحب قریشی کئی سال سے مرکزی سیرت کمیٹی کے نام سے ایک تحریک چلا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ اور درس قرآنی کے عنوان سے چھوٹے چھوٹے رسالے اور ٹریکٹ بھی شائع کرتے رہتے ہیں اور سال کے چند دنوں میں جا بجا سیرت کے جلسے منعقد کرانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس گئی گذری حالت میں بھی ذاتِ مدینہ روحی فداہ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ ایسی والہانہ عقیدت ہے کہ وہ ہر اُس تحریک پر جو آپ کے نام مبارک سے شروع کی جائے بے دریغ لبیک کہہ بیٹھتے اور اُس کا پُر تپاک خیر مقدم کرتے ہیں چنانچہ اُنھوں نے قریشی صاحب کی اس تحریک میں بھی بڑی گرمجوشی کے ساتھ حصّہ لیا، اور اُس میں شریک ہونے کو اپنے لیے سرمایۂ سعادت جانا۔ یہی وجہ ہے کہ عام تحریکوں کی طرح اس تحریک کو تنگدستی و تہی دامنی کا شکوہ نہیں ہے، بلکہ اس کے نام سے قریشی صاحب کے پاس کثیر سرمایہ جمع ہے اور متعدد مکانات ہیں۔

شخصی اقتدار و زعامت میں جو نقصانات ہیں اُن سے محفوظ رہنے کے لیے ہی اسلام نے أمرھم شوریٰ بینھم کے مطابق مسلمانوں کے تمام اجتماعی کاموں کو جمہوری اصول پر چلانے

کی تاکید کی ہے۔ اس بنا پر خود پٹی اور باہر کے مسلمانوں کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ اس مبارک تحریک اور اُس کے مالیہ کا نظم تنہا کسی ایک شخص کے ہاتھوں میں رہنے کے بجائے ایک بورڈ کے سپرد ہوجانا چاہیے جو ہندوستان کی سیرت کمیٹیوں کے منتخب مرکزی ارکان پر مشتمل ہو۔

اس سلسلہ میں چودھری عمردین صاحب جو ایک مخلص اور دیندار مسلمان ہیں اور پٹی کے دوسرے ارباب خیر حضرات کی کوششوں سے آخر جون میں ہندستان کے نامور علماء اور رہنمایانِ قوم کا ایک اہم اجتماع پٹی میں منعقد ہوا جس کے صدر شیخ حاجی رشید الدین صاحب رئیس اعظم میرٹھ تھے۔ جن علماء نے اس کانفرنس میں شرکت کی اُن میں سے چند کے نام یہ ہیں:۔

مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اڈیٹر ترجمان القرآن۔ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی، رکن جمعیۃ علماء ہند۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرارِ اسلام ہند۔ مولانا عبدالحنان و شیخ رفیع الدین صاحب رکن مسلم لیگ میرٹھ۔

ملک برکت علی صاحب صدر مسلم لیگ پنجاب خود شریک نہیں ہوسکے، لیکن اُنھوں نے بھی اس کانفرنس کی حمایت کا اعلان کیا۔

کانفرنس کے ارباب حل و عقد نے یہ یقین دلاتے ہوئے کہ ہمارا مقصد صرف اصلاحِ حال اور اس کام کے کرنیوالوں کے ہاتھ سے ہی صحیح تنظیم کرادینا ہے۔ اصلاح کا ایک خاکہ مرتب کرکے قاضی عبدالمجید صاحب قرشی سے گفتگو کی ہے جس میں قرشی صاحب نے فرمایا کہ میں ایک ماہ کے اندر اپنا نظامنامہ مرتب کرکے شائع کررہا ہوں آپ یہ خاکہ مجھے دیدیجیے، میں اپنے رفقاء سے دریافت کرلونگا، جو کچھ طے ہوگا، آپ کو اُس سے مطلع کردونگا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے کانفرنس کی نظر میں حالات بہت زیادہ اصلاح طلب ہیں اور اس بناء پر ہی مسلم لیگ، جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار اور دوسرے ارباب علم و قلم نے اس طرف توجہ کی ہے۔ قاضی صاحب کو چاہیے کہ کانفرنس نے جو ایک عارضی بورڈ بنالیا ہے اُس کے ساتھ تعاون کرکے سیرت جیسی تحریک کو محفوظ و مامون بنیادوں پر قائم کردیں ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں اور تحریکوں کی طرح یہ تحریک بھی مسلمانوں کی بدقسمتی میں ایک اور بدقسمتی کا اضافہ کرنیوالی نہ بنجائے اور اس سے جن فوائد کی توقع ہے وہ خواب پریشاں ہوکر نہ رہ جائیں۔